توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور پاکستانی انگریزی اخبارات کا کردار

عامر حسن*

اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کو سب سے معزز اور محترم بنایا ہے۔ ان انبیاء اور رسولوں میں سب سے اونچا اور اعلیٰ مقام نبی کریم ﷺ کو عطا کیا ہے۔ آپ تمام انبیاء و رسل کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا محبوب قرار دیا ہے اور ان پر ایمان لانے کی شرط بھی یہ قرار دی ہے کہ مسلمان بھی نبی کریم ﷺ کو اپنے مال، اولاد اور جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ ایک مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی آخر الزماں اس کی محبوب ترین ہستی نہ قرار پائے۔ اس لیے جب بھی نبی کریم ﷺ کی ذات کا تمسخر اڑایا جاتا ہے تو آپ کا ہر امتی آپ کے دفاع کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ تو وہ ہستی ہیں جن کا دفاع خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ ذات اقدس میں کسی قسم کی اہانت خود اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں ہے۔ جب یہودیوں نے آپ ﷺ کا تمسخر اڑانے کی غرض سے لفظ "راعنا" کو "راعینا" بمعنی ہمارے چرواہے کہہ کر پکارا تو اللہ رب العزت نے ان کی اس ناپاک حرکت کو پکڑ لیا اور ان کی اصل حقیقت کو فوراً وحی کے ذریعے نبی کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

مِنَ الَّذِيْنَ هادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِه وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

*لیکچرار، شعبہ بچوں کا ادب، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لهمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَ همُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا [۱]

"بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ تو سنا جائے۔ اور ہماری رعایت کر (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی آپ سنیے ہمیں دیکھیے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر سے انہیں لعنت کی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں"۔

اللہ تعالی نے رسول کی اہانت کے اندیشے ہی کو ختم کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس لفظ کے ادا کرنے سے ہی منع کر دیا اور فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ [۲]

"اے اہل ایمان (گفتگو کے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) راعنا نہ کہا کرو اُنظرنا کہا کرو اور خوب سن رکھو اور کافروں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے"۔

اسی طرح جب عبداللہ بن ابی راس المنافقین نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کی ناپاک جسارت کی تو اللہ رب العزت نے اس کی مذمت میں پوری سورۃ المنافقون نازل کر کے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے دعوائے ایمان کی قلعی کھول دی اور رسول اللہ ﷺ کا دفاع ان الفاظ میں کیا:

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

---

[۱] النساء ۴:۴۶

[۲] البقرة ۲: ۱۰۴

وَلِرَسُوْلِه وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (٣)

"یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینے جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے ہے۔ لیکن یہ منافق جانتے نہیں"۔

اگر جب ادب رسول سے ناواقف دیہاتی مسلمان نبی کریم ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارتے تو اللہ تعالی نے فوراان کی تربیت ان الفاظ میں کی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (٤)

"جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔ اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ غفور ورحیم ہے"۔

خالق کائنات نے قرآن مجید میں متعدد جگہ پر اپنے محبوب کا دفاع کیا ہے اور مسلمانوں کو بھی اسی کی ہدایت کی ہے کہ وہ ان کی نصرت اور دفاع کریں۔اسی میں ایمان والوں کی فلاح ہے۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِه وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَه ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (٥)

"سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ فلاح پانے والے

---

[٣] المنافقون٦٣: ٨

[٤] الحجرات٤٩: ٤

[٥] الاعراف ٧: ١٥٧

ہیں"۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے اور ان پر ایمان لانے کا اولین حق یہ ہے کہ ان کا دفاع کیا جائے۔ ان کا تمسخر اڑانے والوں کی اصل حقیقت کا آشکار کیا جائے اور اس کی مذمت کی جائے۔ اسی حوالے سے اس مقالے میں نبی کریم ﷺ کی ذات کے حوالے سے بنائے گئے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر پاکستان کے انگریزی اخبارات کے رد عمل، مذمت اور نبی کریم ﷺ کے دفاع کے حوالے سے اخبارات کی جو ذمہ داری بنتی ہے اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

کفار کی معاندانہ سازشوں اور توہین آمیز خاکوں کی تاریخ

کفار کا رسول کریم ﷺ کے ساتھ اہانت آمیز رویہ صدر اسلام سے ہی جاری ہے۔ اعدائے اسلام اپنے خبث باطن کا اظہار اس ہستی کی توہین کر کے کرتے تھے جو سراپا محبت اور مجسم اخلاق ہے۔ اس وقت آپ کا نام نامی کو بگاڑا جاتا تھا [٦] اور اب آپ کے بارے میں توہین آمیز خاکے بنا کر شائع کیے جاتے ہیں، ان کو بنانے کے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں اور توہین آمیز فلم بنا کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی جاتی ہے۔ جب ایک ایسی ہستی کے اوپر ایسے رکیک حملے کیے جاتے ہیں جس سے مسلمانوں کا گہرا قلبی اور روحانی تعلق ہو تو اس کا رد عمل ہونا فطری عمل ہے۔

١. نبی کریم ﷺ کی تصویر بنا کر آپ کی اہانت کرنے کی حرکت سب سے پہلے امریکہ میں کی گئی۔ امریکہ کی سپریم کورٹ بلڈنگ میں نبی اکرم ﷺ کی خیالی تصویر ١٩٣٥ میں بنائی گئی۔ جس میں ان کے ایک ہاتھ میں قرآن پاک اور دوسرے ہاتھ میں تلوار پکڑی

---

[٦] مشرکین مکہ جل کر نبی اکرم ﷺ کو محمد کی بجائے مذمم کہتے تھے۔ جس کا معنی محمد کے بالکل برعکس ہے۔ دیکھیے: صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول ﷺ، حدیث نمبر ٣٥٣٣، دارالسلام، ریاض، ١٩٩٧۔

ہوئی دکھائی گئی ہے۔ یہ تصویر ابھی تک موجود ہے۔ اس سے امریکیوں کے نبی محترم کی ذات اقدس کے بارے میں خبث باطن کا اظہار ہوتا ہے۔

۲. اگست ۱۹۲۵ میں لندن کے ایک اخبار میں نبی اکرم ﷺ کا خاکہ بنایا گیا۔

۳. 1989 میں بدنام زمانہ مصنف سلمان رشدی نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کتاب لکھی۔ سلمان رشدی کے خلاف دنیا بھر میں مظاہرے شروع ہوئے۔ سلمان رشدی لندن فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا جہاں وہ ابھی تک برطانوی سکیورٹی فورسز کی تحویل میں ہے۔ عالم اسلام کے کئی علمائے کرام نے سلمان رشدی کو قتل کرنے کا فتوی جاری کر رکھا ہے جب کہ اس کے سر کی تیس لاکھ ڈالر قیمت بھی مقرر ہے۔

۴. 1994 میں بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین نے قرآن پاک اور نبی اکرم ﷺ کے ذات اقدس کے بارے میں توہین آمیز کتاب لکھی۔

۵. 1997 میں نبی اکرم ﷺ کا خیالی مجسمہ نیویارک کی ایک عدالت میں نصب کیا گیا تھا جس کو اسلامی ممالک کے سفیروں کے احتجاج کے بعد ہٹا دیا گیا۔

۶. 1999 میں ایک جرمن میگزین "ڈر سپائیجل" میں نبی اکرم ﷺ کا خاکہ پیش کیا گیا۔

۷. 2001 میں اسی میگزین نے دوبارہ نے بھی اسی خاکے کو پیش کیا۔

۸. 2001 میں امریکی فاکس ٹی وی کے پروگرام ساوتھ پارک (south park) کی ایک قسط میں نبی اکرم ﷺ کا خاکہ پیش کیا گیا تاہم مسلمانوں کے احتجاج کے بعد اس کے باقی ماندہ اقساط سے اس کو ہٹا دیا گیا۔[۷]

۹. جنوری ۲۰۰۱ میں ایک پاکستانی اخبار میں امریکہ میں مسلمانوں کے احتجاج کی رپورٹ

---

[۷] دیکھیے: ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور، یکم مارچ ۲۰۰۶ء۔

پیش کی گئی جو کہ امریکی کمپنی لز کلیبون ان کارپوریٹڈ کی جانب سے قرآنی آیات والی پتلونیں بنانے سے متعلق تھا۔ کمپنی ترجمان کے مطابق یہ ڈیزائن بیت المقدس کے گنبد سے لیا گیا تھا جس کو پتلون کی عقبی جیب پر چھاپا گیا۔[۸]

۱۰. 9 ستمبر ۲۰۰۱ امریکہ میں شائع شدہ کتاب ویسٹرن سویلائزیشن کو ایشیا یک فاونڈیشن نے پاکستانی جامعات کی لائبریریوں کو بطور تحفہ ارسال کیا جس میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی تھیں۔ ایک تصویر میں نبی اکرم ﷺ کی ایک عیسائی راہب سے ملاقات بھی دیکھائی گئی۔

۱۱. 2001 میں امریکی ٹائم میگزین نے ایک تصویر شائع کی جس میں پیغبر اسلام کو حضرت جبریل کا انتظار کرتے دیکھایا گیا۔ مسلمانوں کے شدید احتجاج پر میگزین نے اپنی اس مذموم حرکت پر معافی بھی مانگی۔[۹]

۱۲. امریکہ میں گیارہ ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد کفار کی معاندانہ حرکتوں اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں تیزی آئی۔ خاص طور پر اس واقعے کی ہر برسی پر کوئی نہ کوئی حرکت کرنا ان کا شیوہ بن گیا۔ امریکی چینل فاکس نیوز (fox news) پر ۱۸ ستمبر ۲۰۰۲ کو ایک جنونی مذہبی رہنما جیری فال فویل نے اسلام کے بارے میں انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں بھی ہتک آمیز الفاظ استعمال کیئے۔ اس نے واضح الفاظ میں نبی اکرم ﷺ کو نعوذ باللہ "دہشت گرد" قرار دیا۔ جیری فال ویل کے الفاظ اس قدر شرمناک اور گھٹیا تھے کہ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا ان کو توہین آمیز قرار دینے پر مجبور ہوگئے۔

۱۳. اسی دوران امریکی ریاست ہوسٹن میں بالغان کے لئے مخصوصی ایک سینما گھر میں نبی

---

[۸] روزنامہ نوائے وقت اسلام آباد، ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء۔

[۹] دیکھیے: ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور، یکم مارچ ۲۰۰۶ء۔

اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی سے متعلق ایک توہین آمیز فلم کی نمائش کی۔ اس فلم کی نمائش کا باقاعدہ طور پر اخبار ہوسٹن پریس میں اشتہار بھی دیا گیا۔ اس موقعے پر امریکی میں رہائش پذیر مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا۔

۱۴. 2002 جون میں ایران کے استاد نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا جس کو گرفتار کر لیا گیا اور نومبر کے مہینے میں اسے سزائے موت دے دی گئی۔ (۱۰)

۱۵. ایک اخباری رپورٹ میں ایک پاکستانی تاجر کے حوالے سے بتایا کہ جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو اور دیگر شہریوں میں ایسے کپڑے فروخت کئے جا رہے ہیں جن پر قرآنی آیات، رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے نام واضح طور پر پرنٹ تھے۔ (۱۱)

۱۶. دسمبر ۲۰۰۲ میں نائیجیریا کے ایک اخبار دس ڈے (This day) نے مقابلہ حسن کے حوالے سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اس مضمون کی اشاعت پر نائیجیریا میں فسادات پھوٹ پڑے اور پر تشدد مظاہروں میں دو سو سے زائد افراد جان کی بازی ہار گئے۔

۱۷. 2004 میں ہالینڈ کے فلمساز تھیون وان گو نے دس منٹ کی دستاویز فلم سب مشن (submission) تیار کی۔ اس میں بھی نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس، اسلام کے نظام عفت و عصمت کو تضحیک و توہین کا نشانہ بنایا گیا۔ اس فلم ساز کو نومبر 2000 میں محمد بیوری نامی مسلمان نوجوان نے ایمسٹرڈم میں جہنم واصل کر دیا۔

۱۸. 2005 میں سویڈن کے شہر گوٹنبرگ کے میوزیم آف ورلڈ کلچر (museum of world culture) میں ایڈز کے مرض کے حوالے سے منعقدہ نمائش میں قرآنی آیات پر مشتمل برہنہ پینٹنگ پیش کی گئی جس کو مسلمانوں کے شدید احتجاج کے بعد ہٹا

---

۱۰ دیکھیے: ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور، یکم مارچ ۲۰۰۶ء۔

۱۱ روزنامہ امت کراچی، ۱۴ دسمبر ۲۰۰۲ء۔

دیا گیا۔

۱۹. 2005 میں ایک امریکی ٹی وی شو "تھرٹی ڈیز" میں دو مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے خاکے پیش کئے گئے۔

۲۰. اپریل 2005 میں سویڈن کے ایک فنکار رونر سوگارڈ نے ایک عوامی اجتماع میں نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں توہین آمیز لطیفے سنائے۔

۲۱. ستمبر ۲۰۰۵ میں ڈنمارک کے اخبار جیلنڈ پوسٹن نے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں بارہ کارٹون شائع کئے۔ اس کے بعد دو سالوں میں گاہے بگاہے یہ خاکے شائع ہوتے رہے۔ دوسری بار فروری ۲۰۰۶ میں اور تیسری بار اگست ۲۰۰۷ میں شائع ہوئے۔ اس گھناونی سازش میں صرف ڈنمارک کے چند اَخبارات شریک نہیں تھے بلکہ فرانس، جرمنی، ناروے، ہالینڈ اور اٹلی سمیت تمام امریکی ریاستوں کے ذرائع ابلاغ بھی برابر کے شریک تھے۔ اسلام اور رسول اکرم ﷺ کے خلاف اس بھیانک سازش میں گستاخانہ خاکوں کے علاوہ خانہ کعبہ اور دیگر اسلامی اَحکام و شعائر کی توہین بھی کی گئی۔

۲۲. جولائی 2007 میں سویڈن کے ایک شخص لارز ویلکس نے نبی اکرم ﷺ کی توہین آمیز پینٹنگ بنائی۔ مسلمانوں کے احتجاج کے باعث اس کو گھر چھوڑنا پڑا۔

۲۳. ستمبر ۲۰۰۷ میں بنگلہ دیش کے ایک اخبار میں نبی اکرم ﷺ کے خاکے شائع ہوئے۔ جس پر کارٹونسٹ کو گرفتار کر لیا گیا۔

۲۴. دسمبر ۲۰۰۷ میں عراق کے ایک کرد مصنف نے اپنی کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ اس نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ کی توہین آمیز پینٹنگ بنائی ۔ اس نے ہالینڈ کے ایک میوزیم میں اس پینٹنگ کو نمائش کے لئے پیش کیا۔ یہ شخص مسلمانوں کے احتجاج کے بعد نارروے فرار ہو گیا اور سیاسی پناہ حاصل کر لی۔ عراقی عدالت نے اسے قید کی سزا سنائی تاہم ناروے میں روپوش ہونے کی وجہ سے یہ شخص

ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا۔

۲۵. فروری ۲۰۰۸ میں معروف ویب سائٹ وکی پیڈیا پر نبی اکرم ﷺ کے خاکے شائع کیے گئے جس پر دنیا بھر میں مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ ویب سائٹ انتظامیہ نے ان خاکوں کو ہٹانے سے انکار کر دیا اور یہ ابھی تک وکی پیڈیا پر موجود ہیں۔

۲۶. 2008 میں ہی ہالینڈ کے فلم ساز گریٹ ویلڈرز کی بنائی گئی متنازعہ اور توہین آمیز فلم فتنہ سامنے آئی۔ اس فلم میں اسلامی قوانین اور نبی اکرم ﷺ کی تضحیک کی گئی تھی۔ قرآنی آیات کو برہنہ فنکارہ کے جسم پر لکھا گیا تھا۔

۲۷. مئی ۲۰۰۸ میں ہالینڈ کے ایک کارٹونسٹ نے نبی اکرم ﷺ کے خاکے بنا کر اپنی ویب سائٹ پر لگا دیئے۔ اس کارٹونسٹ کو پولیس نے ڈھونڈ کر گرفتار کر لیا اور عدالت کے حکم پر اس نے توہین آمیز خاکے اپنی ویب سائٹ سے ہٹا دیئے۔

۲۸. 2010 میں نیو یارک کے میٹروپولیٹن میوزیم آف آرٹ میں نبی اکرم ﷺ کے خاکوں پر مشتمل پینٹنگز رکھی گئی تاہم مسلمانوں کے احتجاج اور شدید ردعمل کے خوف سے ان کو نمائش کے بغیر ہی ہٹا دیا گیا۔

۲۹. 20 مئی ۲۰۱۰ کو شرپسند عناصر کی جانب سے فیس بک اور سوشل میڈیا کی دیگر ویب سائٹس پر اشتہار دیئے گئے جس میں نبی اکرم ﷺ کے خاکے بنانے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس اقدام کے خلاف مسلم دنیا میں شدید اشتعال پیدا ہوا اور کئی ممالک کی جانب سے فیس بک اور دیگر ویب سائٹس کو بند کر دیا گیا۔

۳۰. نومبر ۲۰۱۰ میں فرانس کے ایک ہفت روزہ میگزین چارلی ہیبڈو نے نبی اکرم ﷺ کے گستاخانہ خاکوں پر مشتمل خصوصی ایڈیشن شائع کرنے کا اعلان کیا۔ میگزین نے ٹائٹل کو انٹرنیٹ پر شئیر بھی کر دیا۔ اس اشتعال انگیز اقدام کے بعد مسلم ہیکرز نے اس میگزین کی ویب سائٹ ہیک کر لی اور اس کے دفتر پر بھی فائر بم کے ذریعے حملہ کیا گیا۔

۳۱۔ ستمبر ۲۰۱۲ میں ہالی وڈ میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں توہین آمیز فلم ریلیز کی گئی۔ اس فلم کو جون 2013 کے آخر میں ایک چھوٹے سینما گھر میں دیکھایا گیا تھا۔ ایک فرضی نام سیم رسائل نے اس کی ڈائریکشن دی جس کو بعد میں نیکولا بیسلی نیکولا کے نام سے شناخت کر لیا گیا۔ یہ شخص اسرائیلی نژاد یہودی ہے۔ اس نے نبی محترم ﷺ کی شان میں گستاخی پر مشتمل فلم بنانے کے لئے پچاس ملین ڈالر چندہ جمع کیا۔ امیر یہودیوں نے اس مذموم حرکت کے لئے دل کھول کر اس کو عطیات دیئے۔ اس کا ساتھی مورس صادق نامی ایک مصری نژاد امریکی شہری ہے۔ یہ شخص قبطی عیسائی ہے۔ ان دونوں کو امریکہ کے بدنام زمانہ پادری ٹیری جونز کی پشت پناہی بھی حاصل تھی۔

قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات

نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بے حرمتی کا سلسلہ بھی نائن الیون کے بعد تیز ہو گیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں قرآن پاک کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ بعض مغربی شرپسند سکالرز نے یہ شوشہ چھوڑا کہ مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد کی بیداری اور اسلام سے محبت کو کم کرنے کے لئے قرآن مجید کی توہین کی جائے اور اس کی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے۔ اسی فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے امریکی فوجیوں اور بنیاد پرست عیسائی اور یہودی حلقوں کی جانب سے قرآن پاک کی توہین کی گئی۔ فروری ۲۰۰۶ میں ایک جرمن شخص مینفرڈ ویئن نے ٹوائلٹ پیپرز پر "قرآن پاک" پرنٹ کرکے ان کو مساجد اور میڈیا کو بھیجا۔ اس شخص کو گرفتار کرکے ایک سال کی سزا سنائی گئی۔[۱۲]

قرآن پاک کی بے حرمتی کا ایک بڑا واقعہ امریکہ کے بدنام زمانہ حراستی مرکز گوانتاناموبے

---

[۱۲] دیکھیے: ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور، یکم مارچ ۲۰۰۶ء۔

میں سامنے آیا۔ مسلمان قیدیوں نے انکشاف کیا کہ قرآن پاک کے اوراق کو ٹوائلٹ پیپر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ امریکی فوجی جان بوجھ کر قرآن پاک کو ٹھوکر مارتے ہیں۔ اس مذموم حرکت کا مقصد مسلمان قیدیوں کے اندر اشتعال پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے متعدد تصاویر بھی سامنے آئیں۔ امریکہ کے معروف رسالے نیوز ویک نے اپنی ایک رپورٹ میں گوانتاناموبے میں قرآن پاک اور مسلمان قیدیوں کے ساتھ توہین آمیز رویے کی تصدیق کی۔

امریکہ میں قرآن پاک کی توہین اور بے حرمتی کا سب سے بڑا واقعہ ملعون پادری ٹیری جونز کی جانب سے قرآن پاک جلانے کا اعلان تھا۔ اس نے ۲۰۱۰ میں نائن الیون کی برسی کے موقعے پر فلوریڈا کے ایک چرچ میں قرآن پاک نذر آتش کرنے کا اعلان کیا۔ ٹیری جونز اس سال عالم اسلام کے شدید ردعمل اور امریکی حکومت کے دباو کے باعث اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا تاہم اس نے اپنا منصوبہ ترک نہ کیا اور اگلے سال ۲۰ مارچ ۲۰۱۱ کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قرآن پاک کو نذر آتش کر دیا۔ 2012 میں افغانستان میں امریکی فوجیوں کی جانب سے بگرام ائیر بیس پر قرآن پاک کے سینکڑوں نسخے جلانے کا واقعہ پیش آیا۔ اس کے خلاف فوری طور پر افغانستان میں ہنگامے پھوٹ پڑے۔ ان پر تشدد ہنگاموں میں تیس سے زائد افراد جاں بحق ہوئے اور چھ امریکی فوجیوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ امریکی صدر باراک اوبامہ نے ذاتی طور پر اس واقعے پر معافی مانگی۔ گزشتہ سال 2013 میں یوٹیوب نامی ویب سائٹ پر توہین آمیز فلم اپ لوڈ کی گئی۔ اس پر ردعمل کے طور پر کئی ممالک میں پر تشدد مظاہرے ہوئے۔ جب کہ لیبیا میں امریکی سفیر مارا گیا اور پاکستان سمیت کئی ممالک میں اس ویب سائٹ کو بند کر دیا گیا۔ پاکستان میں یوٹیوب پر سرکاری سطح پر بندش تاحال قائم ہے۔

توہین آمیز خاکوں کے خلاف پاکستانی انگریزی اخبارات کا ردعمل اور کردار

عموماً اخبارات میں رونما ہونے والے واقعات اور تازہ خبروں پر تجزیے اور تبصرے مضامین

اور کالم کے موضوعات ہوتے ہیں۔ اسی تعلق سے جب بھی یہ معاملہ آیا، اخبارات نے مختلف طریقوں سے اس پر رد عمل کا اظہار کیا۔ گزشتہ صفحات میں ہم نے حقائق وواقعات کی روشنی میں یہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکے بنا کر شائع کرنا ایک جرم مسلسل ہے جس کا ارتکاب مغربی میڈیا کر رہا ہے۔ اس جائزے میں صرف فروری 2006 کے دوران ڈیلی ڈان اور دی نیوز میں شائع ہونے والے مضامین، کالم اور فیچر کو شامل کیا گیا ہے۔ کیوں کہ اس ماہ میں یہ معاملہ بہت زیادہ شد ومد کے ساتھ سامنے آیا اور اس پر مسلم دنیا میں شدید رد عمل بھی سامنے آیا، اور کئی ماہ تک احتجاج ہوتا رہا۔

یہ معاملہ در حقیقت ستمبر 2005 میں نائن الیون واقعے کی چوتھی برسی کے موقعے پر شروع ہوا، جب ڈنمارک کے ایک اخبار جیلانڈ پوسٹن نے نبی اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کیے۔ لیکن اس وقت پاکستانی اخبارات میں یہ واقعہ رپورٹ نہیں ہوا اور اگر کہیں ہوا بھی تو تاخیر سے ہوا۔ اس سے اگلے ماہ 8 اکتوبر 2005 کو پاکستان میں تباہ کن زلزلہ آیا تھا جس کی گرد میں یہ واقعہ دب گیا۔ فروری 2006 میں دوبارہ ان خاکوں کو کئی مغربی اخبارات نے بیک وقت اپنے سرورق پر شائع کیا، جس کو پاکستان سمیت کئی ممالک کے اخبارات میں رپورٹ کیا گیا۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات متاثر ہوئے اور مسلمان احتجاج کیے بغیر نہ رہ سکے۔ اس حوالے سے اخبارات میں کالم اور مضامین شائع ہوئے، جن میں سب نے متفقہ طور پر ان خاکوں کی مذمت کی، حتیٰ کہ سیکولر حضرات بھی اس کی مذمت کیے بغیر نہ رہ سکے۔ انگریزی اخبار ڈان کے کالم نگار ندیم پراچہ جو سیکولر فکر کے حامل ہیں اور smoker's corner کے نام سے کالم لکھتے ہیں، انہوں نے بھی اس کی مذمت کی[۱۳]۔ لیکن اس میں بھی اکثر وبیشتر معذرت خواہانہ رویہ اپنایا گیا۔ 11 فروری کو Dawn کے اداریے میں ان حرکات

---

[۱۳] Sketch, murder, art،ڈیلی ڈان، کراچی، ۱۶ مارچ ۲۰۰۸۔

کی مذمت کی گئی اور ساتھ ہی ساتھ شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار بنتے ہوئے لکھا گیا کہ اس واقعے کی یورپی یونین اور پوپ نے بھی مذمت کی ہے اس لیے اس پر احتجاج نہیں ہونا چاہیے اس طرح اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی گئی۔[۱۴]

۱۴ فروری ۲۰۰۶ کو لاہور اور اسلام آباد میں طلبہ کے پر تشدد مظاہرے ہوئے، لاہور میں ان مظاہروں میں دو افراد ہلاک ہوئے اور املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ اسلام آباد میں مظاہرین نے توڑ پھوڑ کی اور سفارتی علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کی ۔ اس سے اگلے روز پشاور میں مظاہرے ہوئے جس میں بھی جلاو گھیر اوہوا۔

16 فروری کے Dawn کے تجارتی سرگرمیوں کے لیے مختص صفحات میں پر تشدد مظاہروں کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔[۱۵] اسی طرح توہین آمیز خاکوں کے ردعمل کے طور پر جب غیر ملکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تجویز دی گئی تو اسی اخبار میں اس کو خسارے کا سودہ قرار دیا گیا۔[۱۶]

۱۹ فروری کو اتور دی نیوز کے میگزین کے صفحات میں ہفتہ گزشتہ کے دوران، لاہور، اسلام آباد اور پشاور میں ہونے والے پر تشدد مظاہروں پر خصوصی فیچر شامل اشاعت کیے گئے۔ جس میں ان واقعات کی تفصیل کے علاوہ ، جلی ہوئی بسوں ، ٹوٹی ہوئی املاک اور غیر ملکی ریستوران میں توڑ پھوڑ کے تصویری مناظر شامل کیے گئے۔ ۲۰ فروری کو دی نیوز کے تجارتی سرگمیوں کی خبروں کے لیے مختص صفحات میں ان پر تشدد احتجاج کے کاروبار اور معیشت پر

---

[۱۴] دیکھیے: Daily Dawn Editorial: Violent protest ۱۱ فروری ۲۰۰۶۔

[۱۵] دیکھیے: Daily Dawn Business page: Violence frightens off foreign investors ۱۶ فروری۔

[۱۶] دیکھیے: Daily Dawn :Boycott of EU products, Exporters fear losing $4 billion ۱۸ فروری۔

اثرات کا جائزہ لیا گیا۔[١٧] ٢٦ فروری کو اتوار دی نیوز کی اشاعت خاص میں دوبارہ جلاو گھیر او کی تصاویر کو نمایاں طور پر شائع کیا اور street disorder کے عنوان سے ایک فیچر چھپا۔ حالاں کہ اس ہفتہ گزشتہ کے دوران پاکستان میں کہیں بھی تشدد آمیز مظاہرے نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ کراچی اور دیگر شہروں میں اس وقت کے مذہبی جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر ٢٤ فروری بروز جمعہ کو پر امن احتجاج کیا گیا تھا۔

٢ فروری سے لے کر ١٣ فروری ٢٠٠٦ تک پاکستان میں مختلف سطحوں پر اس معاملے پر پر امن احتجاج ہوتا رہا اور اس دوران ان دو اخبارات کے مدیران نے اداریوں اور کالم نگاروں نے اپنے مضامین کے ذریعے ان خاکوں کی مذمت کی۔ لیکن اس دوران کوئی ایسا مضمون سامنے نہیں آیا جس میں اس معاملے کے مختلف پہلوؤں یا تاریخی و قانونی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہو یا ہفتہ وار اتوار کی خصوصی اشاعت میں کوئی تفصیلی فیچر شائع کیا گیا ہو۔ البتہ جب ١٤ فروری کے بعد پر تشدد مظاہرے ہونا شروع ہوئے اور جب پانی سر سے اونچا ہو گیا تو چند ایک عمدہ فیچر دیکھنے کو ملے جیسا کہ 18 اور 19 فروری کے Dawn کے میگزین میں تفصیلی مضامین شائع ہوئے۔[١٨] ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ صحیح وقت پر اس مسئلہ کی باریکیوں سے قارئین کو آگاہ کیا جاتا اور اس پر تفصیلی مضامین شائع کیے جاتے۔ جس طرح تجارتی صفحات پر احتجاج کا جائزہ لیا گیا اور اس کے معیشت پر مرتب ہونے والے اثرات پر بات کی گئی۔ یہی معاملہ اس پہلو پر بھی ہونا چاہیے تھا کیوں کہ اخبارات اب صرف روزانہ کے واقعات و حوادث کو نقل کرنے اور اس کی خبر دینے کا نام نہیں ہے، بلکہ ان میں ان واقعات کا روزانہ

---

[١٧] دیکھیے: The News, Business page: Economics of agitation & assassinations ٢٠ فروری۔

[١٨] دیکھیے: Daily Dawn, Encounter: Freedom cannot be absolute ١٨ فروری؛ Daily Dawn Magazine: Cartoon Cartridge ١٩ فروری۔

اور پھر ہفتہ وار اشاعت خاص میں اہم معاملات کا تجزیہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو مقام افسوس ہے کہ اخبارات جو کہ سیاسی طور پر ہونے والے واقعات کے عواقب و نتائج اور اس کے پیش منظر اور پس منظر کو مختلف زاویوں سے اجاگر کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ اس ماہ میں یعنی فروری 2006 میں رسالت مآب ﷺ کی ذات پر تسلسل سے کیے گئے حملوں پر صرف خبریں نقل کرنے تک محدود نظر آئے۔ جس طرح اس معاملے کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جانا چاہیے تھا اس کے اسباب اس سے پیش آمدہ مسائل پر گفتگو ہونی چاہیے تھی، وہ پہلو مفقود نظر آیا۔ اور جب پر تشدد مظاہرے ہوئے تو ان اخبارات میں تشدد کی خبروں اور منفی تصاویر کے ذریعے سے اسلام اور مسلمانوں کا تشدد پر مبنی رویوں کو اجاگر کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔[۱۹]

اس معاملے کے دو رخ ہیں: ایک خبریاتی دوسرا تجزیاتی۔ اردو اخبارات نے دونوں پہلوؤں سے اس معاملے پر گفتگو کی۔ مثلاً سمیحہ راحیل قاضی سابق ممبر قومی اسمبلی نے روزنامہ جنگ میں "قانون توہین رسالت کیا ہے؟" کے عنوان سے مضمون لکھا جس میں اس قانون کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اس کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔[۲۰] اس قسم کا کوئی مضمون ان دو انگریزی اخبارات کی زینت نہیں بن سکا۔ انگریزی صحافت کا المیہ یہ ہے کہ ان میں ہفتہ وار شوبز کے صفحات تو پابندی سے شائع ہوتے ہیں لیکن دینی صفحات ندارد۔ بس جمعہ کے دن ایک آدھ اسلامی کالم چھپ جاتا ہے۔ لیکن توہین آمیز خاکوں کی اشاعت ایسا معاملہ تھا کہ جس پر عام روش سے ہٹ کر اس معاملے کی باریکیوں اور مضمرات سے قارئین کو آگاہ کرنا چاہیے تھا۔ اس طرح دیکھا جائے تو اہل صحافت کا اس معاملے پر مغرب اور انگریزی دان طبقے

---

[۱۹] مثال کے طور پر دی نیوز ۴ فروری ۲۰۰۶ کی اشاعت میں ایک مظاہرے کے دوران ایک شخص کی تصویر دکھائی گئی جس نے پوسٹر اٹھا رکھا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا Be head those who insult Islam

[۲۰] روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۸ نومبر ۲۰۱۰ [مکرر اشاعت]

کے سامنے جو اصل مقدمہ رکھنا چاہیے تھا، اس دینی فریضے میں کوتاہی کی گئی۔ اور اس معاملے پر ردعمل کے منفی پہلو کو زیادہ اجاگر کیا گیا۔

اختتامیہ

۱. توہین آمیز خاکوں کا معاملہ مغربی اخبارات کے ذریعے سامنے آیا، اس لیے سب سے پہلے اخبارات کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کی مذمت اور آپ ﷺ کا دفاع کریں۔ اخبارات کو اپنے ہفتہ وار اشاعت خاص میں اس معاملے کے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینا چاہیے، اس معاملے میں دینی رسائل وجرائد کی کاوشوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۲. سیرت پر دستیاب علمی ذخیرے کا تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ سیرت پر لکھی گئی شاہکار کتب میں سے اہم مباحث کو قسط وار شائع کرنا بھی ان اہل صحافت کی ذمہ داری ہے اور اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۳. جس طرح اخبارات عوام کے مسائل کو اجاگر کرتے ہوئے، حکمرانوں کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہیں ۔ اسی طرح تسلسل کے ساتھ اداریوں اور مضامین کے ذریعے اس بات کا احساس بھی حکمرانوں میں پیدا کروانا چاہیے کہ وہ دفاع مصطفی ﷺ کے حوالے سے اپنا اہم ترین دینی وایمانی فرض ادا کریں۔